ماہ صیام اور باجماعت نماز وتر............ایک علمی وتحقیقی بحث

از حضرت استاذ العلماء مولانا علامہ عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ
بتعاون: مفتی محمد رفیق الحسنی

تقدیم:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر واجب ہیں اور نماز عشاء اور وتروں کے وقت کی ابتداء اور انتہاء برابر برابر ہے' مغرب کی نماز کے وقت کے بعد جس طرح عشاء کے فرضوں کا وقت شروع ہو جاتا ہے اسی طرح وتروں کا وقت بھی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر صاحب ترتیب آدمی کے لئے عشاء کے فرضوں اور وتروں کے درمیان ترتیب فرض ہے یہ کہ پہلے فرض پڑھے جائیں اور پھر وتر پڑھے جائیں۔ اگر صاحب ترتیب آدمی قصداً وتر عشاء کے فرضوں سے پہلے پڑھ لے تو اس کے لئے ضروری ہے وتر دوبارہ پڑھے اور صاحبین کے نزدیک وتر سنت ہیں اور وتروں کا وقت عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد شروع ہوتا ہے لہٰذا صاحبین کے نزدیک آدمی صاحب ترتیب ہو یا نہ اگر عشاء کے فرضوں سے پہلے وتر پڑھے گا تو وتر قبل از وقت ہونے کی وجہ سے ادا نہیں ہوں گے دوبارہ پڑھنے ہوں گے۔ درمختار میں ہے:

> ووقت العشاء والوتر الی الصبح ولکن لا یصبح ان یقدم علیھا الوتر الاناسیا لوجوب الترتیب لانھما فرضان عندالامام
> (۲/۴۹۸، مکتبہ دار الثقافہ دمشق)

ترجمہ: عشاء اور وتر کا وقت غروب شفق سے صبح تک ہے لیکن وتروں کا فرضوں پر مقدم کرنا صحیح نہیں ہے مگر بھول کر کیونکہ ترتیب واجب ہے دونوں (عشاء اور وتر) امام کے نزدیک فرض ہیں۔

امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک صاحب ترتیب کے حق میں اتفاق ہے کہ وہ وتر عشاء کے فرضوں کے بعد پڑھے ورنہ وتر ادا نہیں ہوں گے اور غیر صاحب ترتیب میں اختلاف ہے اگر غیر صاحب ترتیب شخص وتر فرضوں سے پہلے پڑھ لے تو امام صاحب کے نزدیک وتر ادا ہو جائیں اور

صاحبین کے نزدیک وتر ادا نہیں ہوں گے، لہٰذا صاحبین کے نزدیک مطلقاً وتر فرضوں کے تابع ہیں۔ اور امام صاحب کے نزدیک صاحب ترتیب آدمی کیلئے وتر فرضوں کے تابع ہیں جس شخص نے فرض نہیں پڑھے اور صاحب ترتیب ہے وہ وتر نہیں پڑھ سکتا نہ اکیلے اور نہ جماعت کے ساتھ۔ اور جس شخص نے فرض پڑھ لئے ہیں وہ وتر پڑھ سکتا ہے خواہ جماعت کے ساتھ پڑھے یا اکیلے۔

۲۔ فرضوں کی جماعت سنت مؤکدہ ہے یا واجب ہے اور تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ ہے اور صرف رمضان المبارک میں وتروں کی جماعت بھی سنت مؤکدہ ہے مگر نہ تراویح کی جماعت فرضوں کی جماعت کے تابع ہے اور نہ وتروں کی جماعت فرضوں کی جماعت کے تابع ہے البتہ ایک قول پر وتروں کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے یعنی تراویح کی جماعت کا مقتضی ہے کہ وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے جائیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وتروں کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع بھی نہیں ہے۔ رمضان کے تابع ہے۔ رمضان کا تقاضا ہے کہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھے جائیں۔ لہٰذا جب فرض کی جماعت میں غیر شریک اکیلے فرض ادا کرنے والا آدمی تراویح (جوکہ سنت ہیں) جماعت کے ساتھ ادا کر سکتا ہے تو وتر جو کہ واجب ہیں جماعت کے ساتھ کیوں نہیں پڑھ سکتا۔ وتروں کی جماعت کی مشروعیت تراویح کی جماعت یا رمضان کی وجہ سے ہے، فرضوں کی جماعت کی وجہ سے نہیں۔ ورنہ بقیہ مہینوں میں بھی وتر جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے۔ لہٰذا احناف نے فرمایا جب تراویح جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے تو وتر جو واجب ہیں ان کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت کیوں نہیں ہے۔

۳۔ معلوم ہوا اگر کوئی شخص عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھ سکا وہ فرض پڑھ لے اور تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے اور وتر جماعت کے ساتھ پڑھے۔ اگر اس نے فرض ادا نہیں کئے تو وہ شخص جماعت کے ساتھ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے اور نہ وتر۔ ھکذا فی کتب الفقه۔ اسی مسئلہ کو استاذ العرب والعجم حضرت استاذیم مولانا عطا محمد بندیالوی رحمہ اللہ نے ایک مقالہ میں تحریر فرمایا تھا جس کا مضمون درج ذیل ہے۔ (محمد رفیق حسنی عفی عنہ)

امابعد/ واضح ہو کہ حضرتِ علامہ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب زید مجدہٗ (آف بندیال شریف) نے اس مسئلہ پر تحقیق کی ہے کہ اگر کسی آدمی نے رمضان المبارک میں نماز عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھے اور تراویح جماعت کے ساتھ ادا کیں تو کیا یہ آدمی نماز وتر باجماعت

ادا کرسکتا ہے یا نہیں۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے یہ تحقیق فرمائی ہے کہ صورہ مذکورہ بالا میں وتر باجماعت پڑھنا جائز اور راجح ہے بندہ کو اس تحقیق کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے اب بندہ اپنی طرف سے اس مسئلہ کی کچھ مزید وضاحت کرتا ہے۔ درمختار اور تنویر الابصار کی عبارت: ہے کہ (ولولم یصلهااى التراويح بالامام اوصلهامع غيره له ان يصلى الوترمعه) خلاصہ عبارت یہ ہے کہ کسی نے تراویح اپنے امام مسجد کے پیچھے نہیں پڑھی اب اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ وتر نہ اپنے امام کے پیچھے پڑھیں اور نہ کسی دوسرے امام کے پیچھے پڑھیں بلکہ منفرد اور اکیلے پڑھیں۔

دوم یہ کہ اپنے امام مسجد کے پیچھے تو تراویح نہیں پڑھیں لیکن کسی اور امام کے پیچھے تراویح باجماعت پڑھیں ہر دو صورتوں میں اپنے امام مسجد کے پیچھے وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ اب مذکورہ بالا عبارت میں صرف یہ ذکر ہے کہ کسی نے اپنے امام کے پیچھے تراویح نہ پڑھیں اب اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس آدمی نے عشاء کے فرض اپنے امام کے پیچھے باجماعت ادا کیے ہیں یا نہیں۔ لہذا علامہ شامی نے اپنے حاشیہ میں فرمایا (ولولم یصلها ای قد صلی الفرض معه) یعنی یہ جو کہا کہ کسی آدمی نے تراویح امام کے پیچھے نہیں پڑھیں اس کا مطلب یہ ہے کہ فرض امام کے ساتھ باجماعت پڑھے تو اب یہ مطلب ہوا کہ کسی آدمی نے فرض باجماعت پڑھے اور تراویح اپنے امام کے پیچھے نہ پڑھیں تو امام کے ساتھ وتر پڑھ سکتا ہے۔ یہ قید علامہ شامی نے اس لئے ذکر کی کہ اگر نہ فرض امام کے پیچھے پڑھے اور نہ تراویح تو وتر امام کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا۔ جیسا کہ تاتارخانیہ کی عبارت علامہ شامی نے نقل کی ہے کہ اگر کسی نے فرض اور تراویح دونوں انفرادی طور پر ادا کیں تو یہ آدمی وتر باجماعت ادا نہیں کرسکتا۔

علامہ قہستانی کا درمختار اور تنویر الابصار کی عبارت کی تصحیح کرنا: درمختار اور تنویر الابصار کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اس کی تصحیح علامہ قہستانی نے اپنی کتاب جامع الرموز میں ذکر فرمائی ہے قہستانی کی پوری عبارت ملاحظہ ہو۔ (يجوزان يصلى الوتربجماعةوان لم يصل شيامن التراويح مع الامام اوصلى مع غيره وهوالصحيح) یعنی جس آدمی نے امام کے ساتھ بالکل تراویح نہ پڑھیں بلکہ تنہا اور اکیلے پڑھیں یا کہ تراویح کسی دوسرے امام کے ساتھ پڑھیں تو یہ آدمی وتر امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ اس عبارت کا مطلب وہی ہے جو کہ تنویر الابصار کی عبارت کا ہے اب ان دونوں عبارات میں اس امر کا ذکر نہیں کہ جس آدمی نے اپنے امام کے ساتھ تراویح نہیں پڑھیں، اس نے فرض اپنے امام کے ساتھ پڑھے ہوں یا نہ پڑھے ہوں تو علامہ شامی نے تنویر الابصار کی

☆ یکرہ الایثار بالقرب ☆ عبادت میں ایثار مکروہ ہے ☆

عبارت میں تصریح کردی کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تراویح تو امام کے ساتھ نہیں پڑھیں لیکن فرض امام کے ساتھ پڑھے ہیں جیسا کہ قبل ازیں گزر چکا ہے تو چونکہ علامہ قہستانی نے مذکورہ بالا عبارت میں تنویر الابصار کی ذکر کردہ عبارت کی تصحیح کی ہے لہٰذا قہستانی کی مذکورہ بالا عبارت کا بھی یہی مطلب ہوگا کہ جس آدمی نے فرض عشاء امام کے پیچھے پڑھے اور تراویح اپنے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں یہ آدمی وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ تنویر الابصار اور قہستانی کی جو عبارت بندہ نے اوپر ذکر کی ہے اس قسم کی عبارات اور کتب فقہ میں بھی مذکورہ ہیں لہٰذا ان دوسری عبارات کا بھی وہی مطلب ہوگا جو کہ تنویر الابصار اور قہستانی کی عبارات کا ذکر کیا گیا ہے کہ فرض تو امام کے ساتھ ادا کئے لیکن تراویح امام کے ساتھ ادا نہ کیں خواہ اکیلے پڑھیں یا کہ غیر امام کے ساتھ ادا کیں......

اب اور عبارات ملاحظہ ہوں۔ مجمع الانہر کی عبارت: مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے۔

(ولو لم يصلها مع الامام صلى الوتر به لانه تابع لرمضان وعند البعض لا لانه تابع للتراويح) ماقبل کے قرینہ سے اس عبارت کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ عشاء کے فرض تو امام کے ساتھ پڑھے اور تراویح امام کے ساتھ نہیں پڑھیں۔ اور اس کی دو صورتیں ہیں اس صورت میں اختلاف ہے۔ اکثر کا مذہب یہ ہے کہ وتر باجماعت رمضان شریف کے تابع ہے نہ کہ تراویح باجماعت کے تو چونکہ رمضان تو متحقق ہے لہٰذا دونوں صورتوں میں وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے اور بعض کا مذہب یہ ہے کہ وتر باجماعت تراویح باجماعت کے تابع ہے۔ لہٰذا اگر تراویح اکیلے پڑھیں تو وتر باجماعت نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر تراویح تو اپنے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں لیکن کسی اور غیر امام کے ساتھ پڑھیں تو اب ان بعض کے نزدیک بھی وتر جماعت کے ساتھ ادا کرسکتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک وتر باجماعت کا متبوع تراویح باجماعت ہے اور متبوع اس صورت میں متحقق ہے تو تابع بھی متحقق ہے۔ یہ عبارت مذکورہ مجمع الانہر کی ہے جو بندہ نے نقل کی ہے اس کتاب والے نے اپنی تائید میں علامہ قہستانی کی عبارت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ **(وفي القهستاني ويجوزان يصلي الوتر بالجماعة و ان لم يصل شيئا من التراويح مع الامام او صلاها بغيره وهو الصحيح)** یہ عبارت قبل ازیں گزر چکی ہے اس کا مطلب اور عبارت مجمع الانہر کا مطلب ایک ہے اور مجمع الانہر والے نے علامہ قہستانی کی عبارت اپنی تائید کے لئے ذکر کی ہے اب بندہ (عطا محمد بندیالوی) یہاں یہ عرض کرتا ہے کہ علامہ قہستانی کی عبارت تنویر الابصار کی عبارت کی تائید اور تصحیح ہے دلیل ملاحظہ ہو۔ تنویر الابصار کی مذکورہ بالا عبارت کی

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہوا سے ترجیح حاصل ہوگی ☆

تشریح کرتے ہوئے علامہ شامی فرماتے ہیں: (**ثم رایت القہستانی ذکر تصحیح ما ذکرہ المصنف**) یعنی مصنف تنویرالابصار نے جوذکر کیا ہے علامہ قہستانی نے اس کی تصحیح کی ہے۔ علامہ شامی نے اس جگہ قہستانی کی وہ عبارت نقل نہیں کی جس میں تنویرالابصار کی تصحیح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تنویرالابصار اور قہستانی کی عبارت مفہوم کے لحاظ سے ایک جیسی ہیں لہذا تنویرالابصار کی عبارت کی موجودگی میں قہستانی کی عبارت کی چنداں ضرورت نہیں البتہ شامی نے قہستانی کی وہ عبارت نقل کی ہے جو کہ تنویرالابصار میں نہیں ہے اور اسی عبارت سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے اس عبارت کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں کیا جائے گا اور قہستانی کی وہ عبارت جو کہ علامہ شامی نے ذکر نہیں کی وہ عبارت بندہ قبل ازیں دو دفعہ ذکر کر چکا ہے اول علامہ قہستانی کی اپنی کتاب جامع الرموز اور دوم مجمع الانہر کے حوالہ سے اب یہ بات ثابت ہوگئی کہ تنویرالابصار کی عبارت علامہ شامی کی تشریح کے لحاظ سے اس صورت میں ہے کہ کسی آدمی نے عشاء کے فرض امام کے ساتھ ادا کیے لیکن تراویح امام کے ساتھ ادا نہ کیں۔ اوراب اس کی دو صورتیں ہیں اول تراویح اکیلے ادا کیں یا کہ باجماعت غیر امام کے ساتھ۔ دوسری صورت میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور اس میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے اور پہلی صورت میں اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ وتر باجماعت ادا کر سکتا ہے کیونکہ وتر باجماعت رمضان کا تابع ہے اور متبوع متحقق ہے۔ اور بعض کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں وتر باجماعت ادا نہ کرے کیونکہ وتر باجماعت تراویح باجماعت کے تابع ہے۔ اور یہاں متبوع متحقق نہیں ہے۔ لہٰذا تابع کی بھی نفی ہوگی۔

مذکورہ بالا مطلب تنویرالابصار کی عبارت کا تھا اور علامہ قہستانی نے اپنی عبارت سے چونکہ تنویرالابصار کی تصحیح کی ہے لہٰذا قہستانی کی مذکورہ بالا عبارت کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ فرض امام کے ساتھ ادا کیے اور تراویح امام کے ساتھ نہ پڑھیں اور مجمع الانہر کی عبارت کا بھی یہی مطلب ہوگا۔

سوال: گزارش یہ ہے کہ دراصل اختلاف اس میں ہے کہ عشاء کے فرض کسی نے اکیلے پڑھے اور تراویح باجماعت ادا کیں تو یہ آدمی وتر باجماعت ادا کر سکتا ہے یا نہیں بندہ نے جو تفصیل یہاں تک ذکر کی ہے بظاہر اس کا مسئلہ اختلافیہ کے ساتھ کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اس کی تفصیل میں اس امر کی بحث کی گئی ہے کہ ایک آدمی نے فرض جماعت کے ساتھ ادا کیے اور تراویح اپنے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں تو یہ آدمی وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے حالانکہ یہ مسئلہ اختلافیہ نہیں۔ تو بندہ عرض

کرتا ہے کہ یہ تفصیل ذکر کرنے کے چند مقاصد ہیں۔

مقصد اول: اس تفصیل سے مسئلہ اختلافیہ کا حل بھی معلوم ہوتا ہے غور فرمائیں کہ اس تفصیل میں ذکر کیا گیا ہے کہ وتر باجماعت میں دو مذہب ہیں: اول یہ کہ وتر باجماعت رمضان کا تابع ہے۔ دوم یہ کہ وتر باجماعت تراویح باجماعت کا تابع ہے۔ اب اختلافیہ مسئلہ یہ ہے کہ عشاء کے فرض اکیلے پڑھے اور تراویح باجماعت تو ہر دو مذہب میں یہ آدمی وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے کیونکہ ہر دو مذہب کا متبوع محقق ہے تو تابع محقق ہوا تو یہ اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کو اختلافی مسئلہ بنانا زیادتی ہے۔

مقصد دوم: یہ تفصیل اس لئے بیان کی گئی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کبھی یہ مسئلہ بھی پیدا ہو جائے کہ ایک آدمی نے فرض عشاء باجماعت پڑھے اور تراویح اپنے امام کے ساتھ نہ پڑھیں خواہ اکیلے پڑھیں یا کسی اور امام کے ساتھ تو یہ آدمی اپنے امام کے پیچھے وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس مسئلہ کا حل اس تفصیل میں موجود ہے۔

مقصد سوم: جو اختلافی مسئلہ ابتداء میں ذکر کیا گیا ہے تو یہ اختلاف علامہ قہستانی کی ایک عبارت سے پیدا ہوا جو کہ علامہ شامی نے ردالمحتار میں ذکر کی ہے اور علامہ شامی نے قہستانی کی پوری عبارت نقل نہیں کی بلکہ صرف عبارت کا آخری حصہ نقل کیا ہے اور پہلا حصہ نقل نہین کیا بلکہ اس حصہ کے متعلق صرف یہ کہا کہ اس حصہ میں مصنف تنویر الابصار کی تصحیح کی گئی ہے اور جب تک پہلے حصہ کو نہ سمجھا جائے تو آخری حصہ پورا سمجھ نہیں آتا اس لئے بندہ نے تفصیل مذکورہ بالا میں علامہ قہستانی کی عبارت کا پہلا حصہ نقل کر کے اس پر بحث کی ہے تا کہ آخری حصہ پورے طور پر سمجھ آسکے۔

علامہ قہستانی کی عبارت کی علامہ شامی کی تشریح کے مطابق وضاحت:

اب بندہ یہاں علامہ قہستانی کی پوری عبارت نقل کر کے اس پر علامہ شامی کی تشریح کے مطابق بحث کرتا ہے۔ علامہ قہستانی کی عبارت ملاحظہ ہو جو کہ ان کی کتاب جامع الرموز میں ہے۔

(یجوزان یصلی الوتربجماعةوان لم یصل شیئامن التراویح مع الامام اوصلی مع غیره وهوالصحیح لکنه اذا لم یصلی الفرض معه لایتبعه فی الوتر کمافی المنیة) اس عبارت کے دو حصہ ہیں اول لفظ لکنہ سے قبل اور دوم لفظ لکنہ کے بعد حصہ اول تنویر الابصار کی عبارت مذکورہ بالا کی تصحیح ہے جیسا کہ علامہ شامی نے تصریح کی ہے اور اس حصہ اول کی تفصیل قبل ازیں ذکر کی گئی ہے کہ اس میں اس آدمی کا حکم بیان کیا گیا ہے جس نے عشاء کے فرض اپنے امام کے ساتھ باجماعت ادا کئے

اور تراویح اپنے امام کے ساتھ ادا نہیں کیں اور اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ تراویح اکیلے ادا کیں دوم یہ کہ تراویح غیر امام کے ساتھ باجماعت ادا کیں ہر دو صورتوں میں وتر باجماعت ادا کر سکتا ہے لیکن دوسری صورت میں کوئی اختلاف نہیں البتہ صورت اول میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وتر باجماعت ادا کر سکتا ہے اور علامہ قہستانی کی عبارت میں جو لفظ ہے **وھو الصحیح** یہ صورت اول کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ایسا لفظ اختلاف کے موقع پر ذکر کیا جاتا ہے یہاں تک قہستانی کی عبارت کے حصہ اول پر روشنی ڈالی گئی ہے جو کہ لفظ لکنہ کے ماقبل ہے اب اس حصہ پر بحث کی جاتی ہے جو کہ لفظ لکنہ سے شروع ہو کر آخر عبارت تک ہے اور اسی عبارت سے مغالطہ ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی نے فرض امام کے ساتھ نہیں پڑھے تو وتر امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا خواہ تراویح باجماعت ادا کیں یا اکیلے۔ اب بندہ اس عبارت کی وضاحت کرتا ہے کہ لفظ **لکن** رفع اشتباہ کے لئے ہوتا ہے جو کہ سابقہ عبارت سے پیدا ہوتا ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ سابقہ عبارت سے کون سا اشتباہ پیدا ہوتا ہے تو واضح ہوا کہ سابقہ عبارت کا مطلب یہ تھا کہ اگر کسی نے عشاء کے فرض امام کے ساتھ پڑھے اور تراویح امام کے ساتھ ادا نہ کیں تو وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے خواہ تراویح اکیلے پڑھیں یا باجماعت غیر امام کے ساتھ اب یہ اشتباہ پیدا ہوا کہ اگر عشاء کے فرض بھی امام کے ساتھ نہیں پڑھے اور تراویح اکیلے پڑھیں یا کہ امام کے ساتھ تو کیا یہ بھی امام کے ساتھ وتر پڑھ سکتا ہے یا نہیں تو علامہ قہستانی نے کہا کہ یہ وتر امام کے ساتھ نہ پڑھے اگر چہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں صورتوں میں وتر امام کے ساتھ نہ پڑھے خواہ تراویح اکیلے پڑھیں یا کہ باجماعت امام کے ساتھ یا غیر امام کے ساتھ لیکن مراد صرف ایک صورت ہے کہ نہ فرض باجماعت پڑھے اور نہ تراویح باجماعت اور فقہاء ایسی عبارات ذکر کر دیتے ہیں کہ بظاہر عموم ہوتا ہے اور مراد خاص صورت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ قاری جو قواعد سمجھتا ہے مرادِ خاص سمجھ لے گا اب قہستانی کی عبارت میں جو عموم ہے اور اس سے مراد خاص صورت ہے اس پر دلائل ملاحظہ ہوں۔

احناف کے عظیم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

دلیل اول مجمع الانہر میں ہے: (**لو ظهر ان العشاء صليت بلا طهارة والتراويح بطهارة اعاد التراويح مع العشاء لا الوتر عند الامام**) حاشیہ جامع الرموز میں مختصر سے نقل کیا گیا ہے: (**لو تبين**

ان العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر، اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر عند ابی حنيفه) خلاصہ ہردو عبارت کا یہ ہے کہ کسی آدمی کا یہ خیال تھا کہ اس کا وضو ہے حالانکہ فی الواقع اس کا وضو نہیں تھا اور اس نے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ پڑھے خواہ یہ آدمی امام تھا یا مقتدی اس کے بعد کسی وجہ کی بناء پر اس نے وضو کرلیا مثلاً نماز فرض کے بعد وضو کا ناقض اس سے ظاہر ہوا اب وضو کے بعد اس نے تراویح اور وتر دونوں باجماعت ادا کئے اس کے بعد اس آدمی کو پتہ چلا کہ اس نے عشاء کے فرض وضو کے بغیر پڑھے ہیں تو اب فرض اور تراویح دونوں جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھ گا لیکن وتر دوبارہ جماعت کے ساتھ یا اکیلے نہیں پڑھے گا اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وتر خواہ جماعت کے ساتھ ادا ہوں یا کہ اکیلے، عشاء کے فرضوں کا اس میں کوئی دخل نہیں عشاء کے فرض اگر سرے سے اس نے پڑھے ہی نہیں تو پھر بھی وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے اگر وتر باجماعت کے لئے فرض باجماعت ضروری ہوتے تو پھر مذکورہ بالا صورت میں تراویح کی طرح وتر کا اعادہ بھی ضروری ہوتا کیونکہ اس صورت میں عشاء کے فرض اس آدمی نے سرے سے پڑھے ہی نہیں کیونکہ بغیر وضو پڑھے ہیں جو کہ فاسد اور باطل ہیں تو جو آدمی عشاء کے فرض اکیلے پڑھتا ہے وہ بطریق اولی وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے کیونکہ وتر فرضِ عشاء کے تابع نہیں اور یہی ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

منیہ اور شرح کبیری کی وضاحت:

یہی امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے اور اسی مسئلہ کو منیہ اور شرح کبیری میں ایک اور انداز میں ذرا مفصل ذکر کیا گیا ہے عبارت ملاحظہ ہو:۔

(لو صلى العشاء بامام اى مقتديا بامام وصلى التراويح بامام آخر ثم علم ان الامام الاول كان قد صلى العشاء على غير وضوء او علم فسادها بوجه من الوجوه يعيد العشاء بفسادها ويعيد التراويح تبعالها كما يعيد سنتها ولا يلزمه اعاده الوتر فى مثل هذه الصورة عند ابى حنيفه لاستقلا له وعدم تبيعة العشاء عنده) خلاصہ عبارت یہ ہے کہ کسی آدمی نے عشاء کے فرض ایک امام کی اقتدا میں پڑھے اور تراویح کسی دوسرے امام کی اقتدا میں پڑھیں اس کے بعد اس آدمی کو معلوم ہوا کہ پہلے امام نے عشاء کی نماز بغیر وضو کے پڑھی ہے یا یہ کہ پہلے امام نے عشاء کے فرض تو وضو کے ساتھ پڑھائے لیکن فرضی نماز میں امام سے ایسی غلطی ہوئی جس سے فرض فاسد ہو جاتے ہیں مثلاً امام نے کسی رکعت کا رکوع یا سجدہ ترک کردیا تو اس صورت میں اگر مذکورہ بالا مقتدی نے دوسرے کے امام پیچھے صرف تراویح پڑھی ہیں تو یہ مقتدی العشاء

اور تراویح دونوں کا اعادہ کرے گا عشاء کے فرض تو اس لئے دوبارہ پڑھے گا کہ اس مقتدی کی فرضی نماز فاسد ہوگئی ہے اور تراویح کا اعادہ اس لئے کرے گا کہ تراویح عشاء کے تابع ہے جب عشاء کے فرض فاسد ہوگئے تو تراویح بھی فاسد ہوئی لیکن اگر اس مقتدی نے دوسرے امام کے ساتھ تراویح اور وتر دونوں با جماعت ادا کئے تو عشاء کے فرض اور تراویح دونوں کا اعادہ کرے گا لیکن نماز وتر کا اعادہ نہیں کرے گا کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک وتر عشاء کے فرض کے لحاظ سے مستقل اور اس کے تابع نہیں ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وتر با جماعت تراویح اور نماز فرض ہر دو کے تابع نہیں ہیں بلکہ رمضان کے تابع ہیں اس عبارت سے بھی واضح ہوگیا کہ اگر عشاء کے فرض سرے سے پڑھے ہی نہیں ہیں تو بھی وتر با جماعت پڑھ سکتا ہے اور عشاء کے فرض کو وتر با جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے <u>عشاء کے فرض پڑھے یا نہ پڑھے اور اکیلا پڑھے یا با جماعت پڑھے تینوں صورتوں میں وتر با جماعت پڑھ سکتا ہے</u> صورۃ اختلافیہ میں تو عشاء کے فرض اکیلے پڑھے گئے ہیں تو وتر بطریق اولی با جماعت پڑھ سکتا ہے اور یہ ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔ان تمام عبارات سے واضح ہوگیا کہ علامہ قہستانی نے جو یہ کہا ہے کہ اگر کسی آدمی نے عشاء کے فرض امام کے ساتھ نہیں پڑھے تو وتر جماعت کے ساتھ ادا نہ کرے تو یہ اس صورت میں ہے کہ تراویح جماعت کے ساتھ نہیں پڑھیں اور یہ بھی اس مذہب پر ہے جو کہ وتر با جماعت کو تراویح با جماعت کا تابع کہتے ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس صورت میں بھی وتر با جماعت ادا کرسکتا ہے۔کیونکہ یہ نہ تراویح کے تابع ہے اور نہ عشاء کے فرضوں کے تابع بلکہ رمضان شریف کے تابع ہے۔

بندہ اس امر پر دلائل ذکر کررہا تھا کہ علامہ قہستانی نے جو فرمایا ہے کہ اگر کسی نے فرض عشاء اکیلے ادا کئے اور امام کے ساتھ نہ پڑھے تو وتر امام کے ساتھ نہ پڑھے۔تو اس میں اگر چہ بظاہر عموم ہے کہ خواہ تراویح با جماعت پڑھے یا اکیلا ہر دو صورتوں میں وتر با جماعت نہ پڑھے لیکن اس سے مراد خاص ہے کہ تراویح بھی اکیلے پڑھیں اگر فرض اکیلے اور تراویح با جماعت ادا کرے تو اس صورت میں اپنے امام کے ساتھ وتر با جماعت ادا کرسکتا ہے اس تخصیص پر ایک دلیل گزر چکی ہے اب دلیل دوم ملاحظہ ہو: مجمع الانہر میں ہے: (**ولو لم يصلها مع الامام صلى الوتر لانه تابع الرمضان وعند البعض لا، لانه تابع التراويح عنده**) یہ عبارت قبل ازیں بھی نقل کی جا چکی ہے لیکن قبل ازیں اور مقصد کے لئے نقل ہوئی اور یہاں دلیل کے طور پر۔

☆ **تخصيص العام بالنية مقبولة ديانة لا قضاء** ☆

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے نماز تراویح امام کے پیچھے پڑھی تو اس میں اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ یہ آدمی وتر امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ وتر باجماعت رمضان شریف کے تابع ہے اور رمضان شریف متبوع ہے تو چونکہ متبوع یعنی رمضان شریف متحقق ہے لہذا تابع یعنی وتر باجماعت بھی متحقق اور درست ہوگا اور یہ ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ہے جیسا کہ قبل ازیں صراحتہ گزر چکا ہے اور بعض کا مذہب ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں وتر باجماعت ادا نہیں کرسکتا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وتر باجماعت یہ تراویح باجماعت کے تابع ہے اور تراویح باجماعت متبوع ہے چونکہ یہاں متبوع یعنی تراویح باجماعت متحقق نہیں ہے اس لئے تابع یعنی وتر باجماعت متحقق اور درست نہ ہوگا <u>اب غور فرمائیں اگر کسی نے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ ادا نہ کئے اور تراویح باجماعت ادا کیں تو مذکورہ بالا دونوں مذاہب میں وتر باجماعت ادا کرنے درست ہوں گے</u> کیونکہ دونوں کے نزدیک وتر باجماعت کا متبوع متحقق ہے یعنی رمضان شریف بھی ہے اور تراویح بھی تو اس مسئلہ پر تقریباً اجماع ہے اب اگر علامہ قہستانی کی عبارت کا یہ ظاہری مطلب لیا جائے کہ اگر فرض باجماعت ادا نہ کئے اور تراویح باجماعت ادا کیں تو وتر باجماعت ادا نہیں کرسکتا تو یہ خلاف اجماع ہے لہذا علامہ قہستانی کی عبارت کا ایسا مطلب لیا جائے گا کہ خلاف اجماع نہ ہو اور دوسری کتب فقہ کی تصریحات کے بھی خلاف نہ ہو تو پھر قہستانی کی عبارت کا یہی مطلب لیا جائے گا کہ جس آدمی نے نہ تو فرض باجماعت ادا کئے اور نہ تراویح باجماعت ادا کیں تو یہ آدمی وتر باجماعت ادا نہیں کرسکتا اب یہ عبارت خلاف اجماع نہ ہوگی بلکہ اس مذہب کے مطابق ہوگی جو یہ کہتے ہیں کہ وتر باجماعت تراویح باجماعت کے تابع ہیں اور اس صورت میں متبوع یعنی تراویح باجماعت متحقق نہیں ہے لہذا تابع یعنی وتر باجماعت بھی متحقق اور درست نہ ہوگا البتہ یہ اس مذہب کے خلاف ہوگی جو یہ کہتے ہیں کہ وتر باجماعت رمضان شریف کے تابع ہیں اور یہ ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

منکرین سے سوال: اب جو لوگ صورت اختلافیہ میں یہ کہتے ہیں کہ تراویح باجماعت ادا کرنے کے باوجود یہ آدمی وتر باجماعت نہیں پڑھ سکتا ان سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ وتر باجماعت تمہارے نزدیک یا تو مستقل ہوں گے اور کسی کے تابع نہ ہوں گے اور یا مستقل نہ ہوں گے بلکہ کسی اور کے تابع ہوں گے اور جب متبوع پایا جائے گا تو تابع بھی پایا جائے گا اور اگر متبوع نہ پایا گیا تو تابع بھی نہ پایا جائے گا اب اگر وتر باجماعت کسی کے تابع ہوں تو فقہاء کی تصریح کے مطابق اس کی طرف دو صورتیں ہیں اول

☆ **الیقین لا یزول بالشک** ☆ (فقہی ضابطہ)

یہ کہ رمضان کے تابع ہیں دوم یہ کہ تراویح باجماعت کے تابع ہیں۔

خلاصہ یہ کہ وتر باجماعت کی تین صورتیں ہیں:

اول: مستقل غیر تابع

دوم: غیر مستقل اور تابع رمضان

سوم: غیر مستقل اور تابع تراویح باجماعت

صورت اختلافیہ میں وتر باجماعت تینوں صورتوں میں جائز ہیں اگر وتر باجماعت مستقل ہیں تو جواز واضح ہے کہ اس کا جواز کسی پر موقوف نہیں ہے اور اگر رمضان کے تابع ہیں یا تراویح باجماعت کے تو یہ دونوں متبوع صورت اختلافیہ میں پائے گئے ہیں تو ثابت ہوا کہ صورت اختلافیہ میں وتر باجماعت اتفاقی طور پر جائز ہیں جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اختلافی صورت میں وتر باجماعت جائز نہیں ہیں یہ خیال اس وقت ثابت ہوگا جب وہ لوگ یہ ثابت کریں کہ وتر باجماعت' فرض باجماعت کے تابع ہیں حالانکہ اس کا بطلان ثابت کیا جاچکا ہے۔

اب بندہ یہاں دلیل سوم نقل کرتا ہے کہ علامہ قہستانی کی عبارت میں اگرچہ عموم ہے لیکن فقہاء نے اس سے مراد خاص لیا ہے دلیل سوم ملاحظہ ہو۔علامہ شامی نے قہستانی کی عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا: **لولم یصلیھا ای قد صلی الفرض معہ لکن ینبغی ان یکون قول القھستانی معہ احتراز عن صلاتھا منفردا، امالو صلھا جماعۃ مع غیرہ ثم صلی الوتر لاکراھۃ...... فتامل:** اس عبارت مذکورہ بالا کا پہلا حصہ علامہ شامی کا نہیں ہے۔ بلکہ تنویر الابصار اور قہستانی کا ہے۔علامہ شامی کی عبارت لفظ لکن سے شروع ہوتی ہے اور اس میں علامہ قہستانی کی عبارت کا مطلب بیان ہوا ہے کہ اگرچہ علامہ قہستانی کی عبارت سے عموم پتہ چلتا ہے کہ اگر فرض باجماعت ادانہیں کیئے تو وتر باجماعت ادانہیں کرسکتا خواہ تراویح باجماعت ادانہیں کیں یا باجماعت ادا کیں لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ تراویح اکیلے ادا کیں تو وتر باجماعت نہیں پڑھ سکتا لیکن اگر اس نے امام کے ساتھ تراویح ادانہیں کیں لیکن غیر امام کے ساتھ تراویح باجماعت ادا کیں تو اب وتر اپنے امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے لہذا یہ سوال اور اس کا جواب ملاحظہ ہو۔سوال یہ ہے کہ علامہ شامی نے یہ کیوں کہا ہے کہ اگر تراویح غیر امام کے ساتھ باجماعت ادا کیں تو اس صورت میں بھی اپنے

امام کے ساتھ وتر باجماعت ادا کرسکتا ہے تو جواب یہ ہے کہ علامہ شامی اور علامہ قہستانی ایک خاص صورت مسئلہ پر بحث کررہے ہیں۔ وہ یہ کہ کسی آدمی نے تراویح اپنے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں اب اس کی دو صورتیں ہیں یا تو تراویح منفرد اور اکیلے ادا کرے گا اور یا تراویح کسی غیر امام کے پیچھے باجماعت ادا کرے گا تو علامہ شامی نے فرمایا کہ وتر باجماعت اس وقت اپنے امام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے جب کہ تراویح غیر امام کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔ اب اس خاص صورت میں اس نے اپنے امام کے ساتھ تراویح باجماعت ادا نہیں کیں۔ خلاصہ یہ کہ غیر امام کا ذکر اس خاص صورت کی وجہ سے ہے اگرچہ امام اور غیر امام کا حکم ایک ہے۔

تراویح کس کے تابع:

اب آخر میں بندہ یہ بیان کرتا ہے کہ تراویح کس کے تابع ہیں اور کس کے تابع نہیں ہیں، تو گزارش ہے کہ تراویح خواہ جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں یا اکیلے یہ عشاء کے فرضوں کے تابع ہیں۔ عشاء کے فرضوں سے پہلے تراویح ادا نہیں ہوسکتیں اور تراویح باجماعت فرض جماعت کے تابع ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کسی نے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ ادا نہیں کئے تو وہ تراویح بھی باجماعت ادا نہیں کرسکتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً جس مسجد میں تراویح باجماعت ادا کی جا رہی ہے اس مسجد میں تراویح باجماعت سے پہلے عشاء کے فرضوں کی جماعت ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک مسجد میں عشاء کے فرضوں کی جماعت ہی نہیں ہوئی بلکہ سب لوگوں نے عشاء کے فرض اکیلے اکیلے ادا کئے اب اس مسجد میں تراویح باجماعت ادا کرنا درست نہیں ہے البتہ **اگر مسجد میں عشاء کے فرضوں کی جماعت ہوئی ہے لیکن ایک یا چند آدمی جماعت فرض سے رہ گئے اور عشاء کے فرض تنہا پڑھے تو یہ آدمی تراویح باجماعت ادا کرسکتے ہیں۔** میں نے جو یہ کہا ہے کہ تراویح باجماعت، فرض باجماعت کے تابع ہے اس کا مطلب وہی ہے جو کہ میں نے مذکورہ بالا سطور میں ذکر کردیا ہے۔

اب اس پر دلائل ملاحظہ ہوں:۔

قہستانی نے جامع الرموز میں فرمایا: (**فلو صلی قبل العشاء لا یکون من التراویح علی الصحیح کما فی قاضی خان**) خلاصہ عبارت یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے تراویح عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لیں تو صحیح یہ ہے کہ یہ تراویح نہ ہوں گی مجمع الانہر میں ہے۔ (**وقت التراویح**

☆ **یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا** ☆ **(فقہی ضابطہ)**

بعد صلوة العشاء الی آخر اللیل لانها تبع للعشاء دون الوتر حتی لوظهر ان العشاء صلیت بلا طهارة والتراویح بطهارة اعیدت التراویح مع العشاء لاالوتر عندالامام)

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد آخررات تک ہے اس لئے کہ تراویح کا وقت عشاء کے فرضوں کے تابع ہے اوروتر عشاء کے فرضوں کے تابع نہیں ہیں تو اگرکسی نے عشاء کے فرض اور تراویح اوروتر جماعت یا کے ساتھ یا بلاجماعت ادا کردیئے اور بعد میں پتہ چلا کہ عشاء کے فرض بلاوضو پڑھے تھے اورتراویح اوروتر وضو کے ساتھ تو اب تراویح اورعشاء کی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اوروتر دوبارہ نہیں پڑھے گا۔

اس عبارت سے جیسے پتہ چلا کہ تراویح عشاء کے تابع ہے اس سے یہ بھی پتہ چل گیا کہ وتر عشاء کے فرضوں کے تابع نہیں ہیں لہٰذا عشاء کے فرض خواہ کوئی اکیلا پڑھ لے تو وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے یہاں تک تو اس پر دلائل ذکر کئے گئے کہ تراویح عشاء کے فرضوں کے تابع ہیں اب اس پر دلیل ملاحظہ ہو کہ تراویح باجماعت فرض باجماعت کے تابع ہیں۔اگرفرض باجماعت ادانہ کئے گئے تو تراویح باجماعت ادا کرنا درست نہیں اوراس کا مطلب قبل ازیں گزرچکا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگرعشاء کے فرضوں کی جماعت مسجد میں ہوئی ہی نہیں ہے سب نے فرض علیحدہ علیحدہ ادا کئے ہیں تو یہ لوگ تراویح جماعت کے ساتھ ادانہیں کرسکتے اوراگرمسجد میں فرض باجماعت ادا کئے اورکوئی آدمی جماعت فرض میں شریک نہیں ہوسکا تو یہ آدمی تراویح جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

تنویرالابصار اورکبیری شرح منیۃ المصلی میں ہے:(لو ترکوا الجماعة فی الفرض لیس لهم ان یصلوا التراویح جماعة لانها تبع للجماعة) مذکورہ بالاعبارت اورکتب فقہ میں بھی اسی طرح ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس آدمی نے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھے تو وہ تراویح باجماعت نہیں پڑھ سکتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً مسجد میں عشاء کے فرضوں کی جماعت ہی نہیں ہوئی بلکہ سب نمازیوں نے فرض اکیلے ادا کئے ہیں تو اب یہ لوگ تراویح باجماعت نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اگرمسجد میں فرض کی جماعت ہوئی ہے اورکوئی ایک آدمی جماعت کے ساتھ شریک نہیں ہوا اوراس نے فرض تنہا ادا کئے تو یہ آدمی تراویح باجماعت ادا کرسکتا ہے۔

مذکورہ بالاعبارت پر علامہ شامی نے فرمایا ہے:(ای لان جماعتها تبع بجماعة الفرض فانها لم تقم الا بجماعة الفرض فلوا قیمت بجماعة وحدها کانت مخالفة

للوارد فیھا فلم تکن مشروعة اما لو صلیت بجماعة الفرض و کان رجل قد صلی الفرض وحدہ فلہ ان یصلیھا مع ذالک الامام لان جماعتھم مشروعة فلہ الدخول فیھا معھم) خلاصہ عبارت یہ ہے کہ جماعت تراویح جماعتِ فرض کے تابع ہے کیونکہ شرع شریف میں تراویح کا قیام جماعت فرض کے بعد ہے تو اگر کسی جگہ عشاء کے فرضوں کی جماعت نہیں ہوئی اورسب نے فرض تنہا ادا کئے اورصرف تراویح باجماعت ادا کیں تو یہ شرع شریف کے خلاف ہے لہذا تراویح کی یہ جماعت خلاف شرع ہے۔لیکن اگر کسی جگہ فرض کی جماعت ہوئی اوراس کے بعد تراویح باجماعت ادا کی گئیں تو اگر کسی آدمی نے فرض تنہا ادا کئے تو یہ آدمی امام کے ساتھ تراویح پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں جماعت فرض کے بعد تراویح باجماعت ادا کی گئی ہیں۔لہذا یہ جماعت تراویح شرع شریف کے مطابق ہے لہٰذا جس آدمی نے فرض تنہا ادا کئے ہیں وہ تراویح امام کے ساتھ باجماعت ادا کرسکتا ہے یہاں تک یہ بیان کیا گیا کہ تراویح اکیلے یاباجماعت کس کے تابع ہے۔اور

وتر کس کے تابع:

اب وتر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کس کے تابع ہے تو جاننا چاہیے کہ وتر کے دو اعتبار ہیں اول نفس وتر جو کہ سارے سال پڑھے جاتے ہیں دوم وتر باجماعت کہ احناف کے نزدیک صرف رمضان شریف میں پڑھے جاتے ہیں۔نفس وتر مستقل اوراصل ہیں کسی کے تابع نہیں اور وتر باجماعت، تابع ہیں۔اب اس میں اختلاف ہے کہ کس کے تابع ہیں اس میں دو مذہب ہیں:

اول یہ کہ رمضان شریف کے تابع ہیں

دوم یہ کہ تراویح باجماعت کے تابع ہیں

جیسا کہ قبل ازیں مجمع الانہر کی عبارت میں گزر چکا ہے۔ہر دو صورت میں اگر کسی آدمی نے فرض تنہا پڑھے اور تراویح باجماعت ادا کیں تو ہر دو مذہب پر وتر باجماعت ادا کرسکتا ہے اوراس کو اختلافی مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔حالانکہ یہ اتفاقی مسئلہ ہے۔

حررہ عبدہ المذنب الفقیر الی اللہ الصمد

عطاء محمد چشتی گولڑوی

ڈھمن پدھراڑ، ضلع خوشاب۔

۱۵/شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۳/اپریل ۱۹۸۸ء

☆ لاثواب الا بالنیة ☆ (فقہی ضابطہ)